

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 5 جون 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گذشتہ خطبے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عجز و انکسار کے واقعات یا ناصح بیان کیے تھے۔ آج بھی اسی حوالے سے کچھ واقعات بیان کروں گا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپ کے خلاف دشمنی کرنے میں مشغول رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت کا نہ چھوڑتے۔ مگر جب بھی انہوں نے آپ کے آستانے پر دستک دی، آپ ننگے پاؤں تشریف لاتے اور سلام کا جواب دے کر پوچھتے کہ آپ اچھے تو ہیں اور اس کے گھر والوں کا پوچھتے اور فرماتے کیسے آئے ہیں؟ پھر وہ جو بھی ضرورت پیش کرتا تو آپ پوچھتے کتنی ضرورت ہے اور ان کی ضرورت سے زیادہ لا کر دیتے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؒ نے ایک مرتبہ بتایا کہ میرا بخش سودائی ایک مجبوط الحواس شخص تھا اس نے ایک دفعہ حضورؐ کو بڑی مسجد سے آتے ہوئے بڑی بد تمیزی سے بلایا اور پیسے مانگے۔ آپ نے اپنے رومال سے چار یا آٹھ آنے نکال کر اسے دے دیے وہ خوش ہو کر چلا گیا۔

ماسٹر نذیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی اپنے والد کے ہمراہ قادیان حضورؐ کے پاس میں آیا اور حضورؐ کو اطلاع کرائی گئی کہ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب آئے ہیں تو میں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ اطلاع ہوتے ہی آپ فوراً تشریف لے آتے اور خود کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے پیش کرتے۔ حضورؐ ایسی سادگی سے مہمانوں کو ملا کرتے تھے کہ میں نے بعض اوقات حضورؐ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ حضورؐ کے ہاتھ میں قلم ہوتی اور بعض اوقات ہم سے ننگے پاؤں ملنے تشریف لے آتے یعنی جس حالت میں اندر تشریف فرما ہیں ویسے ہی آجاتے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ میں وضو کے لیے پانی ڈھونڈ رہا تھا کہ اس مقصد کے لیے اس دروازے کے اندر گیا جو اندرونی مکانات تک جاتا تھا۔ اتفاقاً اندر سے آپ تشریف لائے مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا کہ آپ کو پانی چاہیے؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ حضورؐ نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا: میں لادیتا ہوں اور خود اندر سے پانی ڈال کر لے آئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؒ بیان کرتے ہیں کہ غالباً ۱۸۹۶ء کی بات ہے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ دوپہر کے وقت وہاں چار پائی بچھی تھی۔ میں لیٹ گیا۔ حضرت صاحبؒ ٹہل رہے تھے۔ میں جاگا تو دیکھا حضورؐ چار پائی کے نیچے لیٹے ہیں۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کیوں اٹھے ہیں۔ عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں، میں اوپر کیسے سوئے رہوں؟ مسکرا کر فرمایا: میں تو آپ کا پہرا دے رہا ہوں۔ لڑکے شور کرتے ہیں۔ انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

حضور جب کسی سے ملتے تو مسکراتے ہوئے ملتے کہ اس کی ساری کوفت دور ہو جاتی۔ آپ کی مسرت دیکھ کر ہر احمدی محسوس کرتا تھا کہ آپ کی مجلس میں جا کر دل کے سارے غم دھل جاتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ حضرت صاحب کو اس سے زیادہ محبت ہے۔

ایک شخص جو فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ تھا ہماری مسجد میں آیا۔ لوگوں کو آزادی سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ آپ سے کہا کہ آپ کی مسجد میں ادب نہیں، لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرا مسلک نہیں کہ میں ایسا تند خو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندے سے ڈرتے ہیں۔ اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ میں تو بت پرستی کے رد کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرہ بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔“

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ”اہل تقویٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقیوں کے لیے آخر کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ فرمایا کہ عجب وپندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عجب وپندار کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ غضب اُس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیچ کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑکی کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَرُوا بِاللِّقَابِ بِنَسِ الْإِسْمِ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ (سورۃ الحجرات: ۱۲) فرماتے ہیں کہ تم ایک دوسرے کا چڑکے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔

اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے گل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر عاجزی اور انکساری پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر ہم حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

خطبه ثانيه

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ❖ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ❖ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ❖ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ ❖ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ❖ اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ❖